Digitized by Khilafat Library Rabwah

فون ۴۴۹

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز جمعرات

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۲/۲۷ | ۱۸ محرم ۱۳۹۳ھ ۲۲ تبلیغ ۱۳۵۲ھش ۲۲ فروری ۱۹۷۳ء | نمبر ۴۱

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۱ تبلیغ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کل صبح چند دنوں کیلئے ربوہ سے باہر تشریف لے گئے ہیں۔ حضور نے محترم چوہدری حمید اللہ صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو امیر مقامی اور محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب کو امام الصلوٰۃ مقرر فرمایا ہے۔ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ احباب حضور کی صحت و عافیت کیلئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں

---

۱۰ فروری بروز ہفتہ محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کا حبیب پٹیل کلینک کراچی میں اپنڈکس کا آپریشن ہوا ہے۔ آپریشن کے بعد طبیعت زیادہ خراب ہوگئی تھی مگر بعد کی اطلاع مظہر ہے کہ اب طبیعت نسبتاً بہتر ہے لیکن کمزوری تا حال بہت ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور درد کے ساتھ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ اَللّٰھُمَّ اٰمین

شکریہ احباب

(رقم فرمودہ حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی)

میرے بھتیجے مرزا عزیز احمد صاحب رضی کی وفات پر کثرت سے احباب جماعت کے تعزیت کے خط مجھے موصول ہوئے ہیں۔ جن میں بھائیوں اور بہنوں نے اپنے مخلصانہ جذبات کا اظہار کیا ہے اور ہمارے غم کو اپنا غم سمجھا ہے۔ میں ابھی فلو سے پوری طرح ٹھیک نہیں ہوئی تھی کہ مرزا عزیز احمد صاحبؓ کی وفات ہوگئی۔ بیماری میں ہی ان کو دیکھنے گئی جس سے جگر پر اثر ہوکر شدید چکروں کی تکلیف ہوگئی۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے طبیعت پہلے سے اچھی ہے لیکن اتنی طاقت نہیں کہ فرداً فرداً خطوط کے جواب لکھوا سکوں۔ اس اعلان کے ذریعہ سب بہنوں اور بھائیوں کا شکریہ ادا کرتی ہوں اور سب کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھتی ہوں۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے۔

مبارکہ

آل ربوہ والی بال ٹورنامنٹ

مجلس صحت کے پروگرام کے مطابق مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے زیر انتظام مسجد اقصیٰ کے سامنے والے میدان میں ۲۳، ۲۴ و ۲۵ فروری بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار آل ربوہ والی بال ٹورنامنٹ منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں تعلیمی ادارہ جات کی ٹیموں کے علاوہ مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ اور مجلس انصار اللہ ربوہ کی چھ ٹیمیں بھی شامل ہونگی۔ احباب تشریف لاکر کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی فرمائیں۔

(مہتمم مقامی مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ)

مصلح موعود کے متعلق پیشگوئی ایک خدا نما نشان ہے جس سے ہستی باریتعالیٰ پر زندہ ایمان پیدا ہوتا ہے

خدائی بشارت کی ایک ایک علامت حضرت مصلح موعودؓ کے بابرکت وجود میں حیرت انگیز رنگ میں پوری ہوئی

یہ پیشگوئی ہمیں یہ پیغام دیتی ہے کہ کلام اللہ کے مرتبہ کے اظہار اور غلبۂ اسلام کیلئے اپنے آپکو وقف کردو

یوم مصلح موعود کی مبارک تقریب پر علمائے سلسلہ احمدیہ کی ایمان افروز تقاریر

ربوہ ۲۱ تبلیغ۔ کل بتاریخ ۲۰ تبلیغ ۱۳۵۲ ہش (۲۰ فروری ۱۹۷۳ء بروز منگل) یوم مصلح موعود کی مبارک تقریب پر منعقدہ جلسہ میں علمائے سلسلہ عالیہ احمدیہ نے مصلح موعود کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کے مختلف پہلوؤں پر ایمان افروز تقاریر فرمائیں جن میں واضح کیا گیا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے بابرکت وجود میں دہریت و الحاد کے موجودہ دور میں ایک ایسا عظیم آسمانی نشان ظاہر ہوا جس نے دہریت کی زہریلی کچلیوں کو توڑ کر رکھدیا اور اللہ تعالیٰ کی ہستی پر اور اس کی صفات پر زندہ ایمان اور حقیقی معرفت پیدا کرنے کے سامان بہم پہنچائے۔ فاضل مقررین نے بتایا کہ کس طرح اس پیشگوئی کی ایک ایک علامت عظیم الشان طریق سے حضرت مصلح موعودؓ کے وجود گرامی میں پوری ہوئی، کلام اللہ کا مرتبہ ظاہر ہوا اور اسلام کا پیغام دنیا کے کناروں تک پہنچا۔ یہ آسمانی نشان ہر احمدی کو یہ پیغام دے رہا ہے کہ قرآنِ عظیم کی اشاعت اور غلبۂ اسلام کے لئے اپنی تمام صلاحیتوں کو وقف کردو۔

یہ تقاریر اس جلسہ عام میں کی گئیں جو مسجد مبارک میں لوکل انجمن احمدیہ کے زیر اہتمام منعقد ہوا۔ اہل ربوہ کثیر تعداد میں جوق در جوق اس میں شامل ہوئے۔ خواتین کے لئے پردہ کا انتظام تھا۔ صدر عمومی مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب کی درخواست پر صدارت کے فرائض محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے سرانجام دیئے۔ مختلف تقاریر کے درمیان ربوہ کے شعرائے کرام اپنے کلام سے حاضرین جلسہ کو محظوظ کرتے رہے۔ کارروائی کا آغاز ۹ بجے صبح مکرم قاری محمد عاشق صاحب نے تلاوت قرآن پاک سے کیا جس کے بعد مکرم مظفر احمد صاحب منصور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم کے چند اشعار پڑھ کر سنائے بعد ازاں محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے "پیشگوئی مصلح موعود کا پس منظر اور اس کا مصداق" کے زیر عنوان تقریر فرمائی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت سے قبل اسلام کی اور مسلمانوں کی جو حالت تھی اور دشمنانِ اسلام جس طرح اسلام پر حملہ آور تھے آپ نے اس کا ذکر فرمایا اور پھر بتایا کہ کس طرح مخالفین اسلام کی طرف سے نشان نمائی کے مطالبہ پر حضور علیہ السلام نے ہوشیار پور میں چلہ کیا اور اللہ تعالیٰ سے غلبہ اسلام کے لئے دردمندانہ دعائیں کیں جن کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ نے مصلح موعود کی بشارت دی۔ چنانچہ مقررہ میعاد کے اندر حضرت مصلح موعود پیدا ہوئے اور آپؓ کی ذات میں وہ سب نشانات پورے ہوئے جن کا مصلح موعود سے تعلق تھا۔

آپ کی تقریر کے بعد مکرم راجہ نذیر احمد صاحب ظفر نے اپنی ایک نظم پڑھی جس کے بعد مکرم منشی احمد صادق صاحب متعلم جامعہ احمدیہ (ابن حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ) نے پیشگوئی کی علامت "قومیں اس سے برکت پائیں گی" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ ربوہ میں اس وقت دنیا کے مختلف ممالک اور قوموں سے تعلق رکھنے والے جو غیر ملکی طلباء دینی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ آپ نے ان کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ یہ سب طالب علم اس پیشگوئی کے پورا ہونے کا زندہ ثبوت ہیں۔ اسی طرح ربوہ میں بیرونی ممالک میں تبلیغ کرنیوالے جو مبلغین موجود ہیں یا جو فوت ہوکر مقبرہ بہشتی میں مدفون ہیں وہ سب کے سب ثبوت ہیں اس امر کا کہ یہ پیشگوئی واقعی عظیم الشان طریق سے پوری ہوئی۔ ان کے ذریعہ سے ہزاروں ایسے لوگوں نے اسلام قبول کیا جو آج اپنے ملک میں نورِ اسلام کو پھیلانے میں کوشاں ہیں۔

(باقی صفحہ ۴ پر)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۲ ماہ تبلیغ ۱۳۵۲ھ

حکومت اور عوام کو قائدِ اعظم کی بعض نصائح

قبل ازیں ہم قائداعظم کے ارشادات کی رو سے واضح کرچکے ہیں کہ پاکستان کی سالمیت کے لئے سب سے بڑا خطرہ صوبائی عصبیت ہے۔ صوبائی تعصب قوم و ملک کے لئے ایک لعنت ہے۔ یہ ایک زہر ہلاہل ہے۔ یہ زہر اگر قوم کے رگ و پے میں سرایت کرجائے تو پھر قوم کی ہلاکت یقینی ہوجاتی ہے۔ کسی قوم کا صوبائی تعصب میں گرفتار ہونا اور اس زہر کو اپنے درمیان گوارا کرنا خودکشی کے مترادف ہوتا ہے۔ اسی لئے قائدِ اعظم نے صوبائی تعصب سے بچنے کی نہایت زوردار الفاظ میں بار بار تلقین فرمائی۔ آج ہم یہ بتانا چاہتے ہیں کہ اگر خدانخواستہ کسی علاقے میں صوبائی تعصب کا زہر پھیل جائے اور وہاں کے بعض برخود غلط عناصر ناروا حد تک صوبائی خودمختاری کا مطالبہ کرکے اور اندر ہی اندر ریشہ دوانیوں میں مصروف ہوکر قوم و ملک کے لئے خطرہ بن جائیں تو اس خطرہ کو دُور کرنے کے لئے قوم و ملک اور حکومت پر کیا ذمہ داری عائد ہوتی ہے اور انہیں اس ذمہ داری سے سُبکدوش ہونے کے لئے کیا کرنا چاہیئے۔

ایسے حالات میں قائداعظم نے مرکزی اور صوبائی حکومتوں کی یہ ذمہ داری قرار دی ہے کہ وہ ایسے عناصر کو جو کسی طرح بھی راہ راست پر نہ آئیں اور اپنی خفیہ ریشہ دوانیوں کے ذریعہ قوم و ملک کی سالمیت کیلئے ایک خطرہ بن جائیں سختی سے کُچل دیں اور ساتھ ہی عوام کا یہ فرض ٹھہرایا ہے کہ وہ اس کام میں حکومت کے ساتھ پورا پورا تعاون کریں اور اس کے ہاتھ مضبوط کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں۔ چنانچہ جب خود قائداعظم کی زندگی میں پاکستان کے ایک صوبے کے بعض ایسے برخود غلط عناصر نے خفیہ کارروائیوں اور ریشہ دوانیوں کے ذریعہ پاکستان کی سالمیت کے لئے خطرہ پیدا کرنے کی کوشش کی تو قائداعظم نے اس کا بہت سختی سے نوٹس لیا اور ان کی اصلاح کی سرتوڑ کوشش کی۔ لیکن جب ان کی سرگرمیاں حد سے زیادہ بڑھ گئیں اور انہوں نے ملک کی سالمیت کے لئے ایک عظیم خطرہ پیدا کردیا تو آپ خود اُس صوبہ میں تشریف لے گئے اور وہاں متعدد تقاریر کرکے وہاں کے عوام کو اِس خطرہ سے آگاہ کیا اور اس ضمن میں انہیں ان کے فرائض کی طرف توجہ دلائی اور ساتھ ہی ایسے عناصر کو خبردار کرتے ہوئے فرمایا:-

"اب ہم کسی طرح بھی خفیہ کارروائیوں کو برداشت نہیں کرسکتے اور نہ پاکستان کے دشمنوں کے روادار ہوسکتے ہیں۔ اب ہم غداروں اور دھوکہ بازوں کی رعایت کرنے کو تیار نہیں۔ اگر یہ باتیں بند نہ ہوئیں تو مجھے یقین ہے کہ آپ کی صوبائی حکومت اور حکومتِ پاکستان سخت قدم اٹھائے گی اور ان کو سختی سے کچل دے گی کیونکہ ان کا وجود قوم کے حق میں زہر ہے۔" (تقریر ۲۱ر مارچ ۱۹۴۸ء)

مندرجہ بالا الفاظ میں صوبائی حکومت اور مرکزی حکومت کی ذمہ داری واضح کرنے کے علاوہ قائدِ اعظم نے عوام کو بھی ان کے فرائض کی طرف توجہ دلائی اور اس ضمن میں فرمایا:-

"یہ واقعی بڑی خوشی کی بات ہے کہ پاکستان کے عوام اپنے ملک کی ترقی کے امکانات سے باخبر ہیں۔ مگر میں آپ کو آگاہ کرنا چاہتا ہوں کہ بے صبری اور جلد بازی اتنی ہی خطرناک ہے جتنی ولولے کی کمی اور بے حسی۔ میں آپ کو پُرزور صلاح دُوں گا کہ آپ صبر و تحمل سے کام لیں اور ان لوگوں کی حمایت کریں جن کے ہاتھ میں آپ کی حکومت کی باگ ڈور ہے۔ آپ ان کے ساتھ ہمدردی رکھیں اور ان کی مشکلات اور دقتوں کو اسی طرح سمجھنے کی کوشش کریں جس طرح انہیں آپ کی تکالیف، شکایات اور پریشانیوں کو سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اِس تعاون، نیک نیتی اور نیک جذبہ کے بل پر آپ نہ صرف پاکستان کو قائم رکھ سکیں گے بلکہ آپ اسے دنیا کی ایک بڑی مملکت بنا سکیں گے۔" (ایضاً)

الغرض قائدِ اعظم نے مرکزی اور صوبائی حکومتوں کا یہ فرض قرار دیا ہے کہ وہ صوبائی عصبیت کی آڑ میں ملک کی سالمیت کو نقصان پہنچانے کی نیت سے خفیہ سازشوں اور ریشہ دوانیاں کرنے والوں کو سر نہ اٹھانے دیں اور اگر وہ اپنی ان حرکتوں سے باز نہ آئیں تو انہیں سختی سے کچل دیں۔ دوسری طرف قائداعظم نے باشندگانِ پاکستان کو توجہ دلائی ہے کہ وہ حکومت کے ساتھ پورا پورا تعاون کریں اور پاکستان کی سالمیت پر کوئی آنچ نہ آنے دیں۔ اگر حکومت اور عوام بیدار ہوں گے اور اپنے اپنے فرائض کو پوری مستعدی اور چوکسی کے ساتھ سرانجام دیں گے تو پاکستان ہر قسم کے اندرونی اور بیرونی خطرات سے محفوظ و مامون رہے گا۔ نہ اندرونی بدخواہ سر اٹھانے اور پاکستان کی سالمیت کو کوئی گزند پہنچانے میں کامیاب ہوسکیں گے اور نہ بیرونی دشمنوں کو پاکستان کی سالمیت کے لئے خطرہ پیدا کرنے کی جُرأت ہوسکے گی۔ اِس ضمن میں قائدِ اعظم کی درج ذیل نصیحت خاص طور پر حرزِ جان بنانے کے قابل ہے کیونکہ آج پاکستان جن اندرونی اور بیرونی خطرات سے دوچار ہے اِس میں ان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ان خطرات کا مقابلہ کرنے کے اصل اور صحیح طریق پر ہی روشنی ڈالی گئی ہے۔ چنانچہ ہم اپنی اِن معروضات کو قائدِ اعظم کی اِس نصیحت پر ہی ختم کرتے ہیں۔ قائدِ اعظم نے فرمایا:-

"اِس اہم اور نازک وقت میں جبکہ ہم بیرونی خطرات سے دوچار ہیں اور اندرونی طور پر ہمیں ایسے پیچیدہ مسائل سے نپٹنا ہے جن کے اثرات بہت دُور تک پہنچتے ہیں اور ہمارے مستقبل کو متأثر کرنے والے ہیں آپ اتحاد اور یکجہتی پیدا کرکے بہت بڑی خدمت سرانجام دے سکتے ہیں۔ اِن حالات میں یہ بھی ممکن ہے کہ بعض لوگ اپنے ذاتی اور خودغرضانہ مقاصد کے لئے ایسی کارروائیاں کریں جو پھوٹ اور تفرقہ کا باعث ہوں۔ اپنے ہی لوگوں میں جو غدّار اور دغاباز ہیں اُن سے ہوشیار رہیئے اور اُن سے جو آپ کے ذریعہ اپنا مطلب نکالنا چاہتے ہیں اُن سے بھی ہوشیار رہنا ضروری ہے۔

آخر میں میں آپ کو بڑی تاکید کے ساتھ نصیحت کرنا چاہتا ہوں کہ آپ پاکستان کے سچّے اور بے غرض سپاہی کی طرح انکساری، بے غرضی اور پوری سنجیدگی سے سوچیں اور قدم اُٹھائیں۔"

(اقتباسات از تقاریر ۲۱ر مارچ، ۲۴ر مارچ و ۱۲ر اپریل ۱۹۴۸ء)

فسادی یقیناً نقصان اٹھانے والے ہیں

اللہ تعالیٰ نے مُسلمانوں کو آپس میں بھائی بھائی بنایا ہے اور انہیں تفرقہ سے بچنے کی نہایت زوردار الفاظ میں تلقین فرمائی ہے جیساکہ فرمایا وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا (اٰلِ عمران آیت ۱۰۴) نیز فرمایا وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِیْحُكُمْ (الانفال آیت ۴۷) ــــ باہمی اتحاد و اتفاق کو برقرار رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ جو تعلق اللہ تعالیٰ نے قائم کیا ہے اسے نہ توڑا جائے اور ایسی باتوں سے بچا جائے جن کے نتیجہ میں فساد اور تفرقہ پیدا ہوتا ہو۔ اِسی لئے ساتھ ہی فرمایا:-

اَلَّذِیْنَ یَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِیْثَاقِهٖ وَیَقْطَعُوْنَ مَاۤ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖۤ اَنْ یُّوْصَلَ وَیُفْسِدُوْنَ فِی الْاَرْضِ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ (البقرہ آیت ۲۸)

یعنی جو اللہ کے عہد کو اُسکے پختہ کرنے کے بعد توڑ دیتے ہیں اور اس چیز کو جسے ملانے کا اللہ نے حکم دیا ہے کاٹتے ہیں اور فساد کرتے ہیں وُہی لوگ نقصان اٹھانیوالے ہیں اِس سے صاف عیاں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے قائم کئے ہوئے تعلق کو قطع کرنے اور فساد پھیلانے میں سراسر نقصان ہے کیونکہ اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جمعیت منتشر ہونے سے طاقت زائل ہوکر رہ جاتی ہے اور ایسی پراگندہ اور منتشر قوم دشمن کے مقابلہ میں مغلوب ہوئے بغیر نہیں رہتی۔ اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باہمی تعلق کو منقطع نہ کرنے اور باہم متحد و متفق رہنے پر بہت زور دیا کرتے تھے۔ چنانچہ حضرت انس رضؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

"ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو، حسد نہ کرو، بےرخی اور بے تعلقی اختیار نہ کرو، باہمی تعلقات نہ توڑو اور اللہ تعالیٰ کے بندے اور بھائی بھائی بن کر رہو۔ کسی مسلمان کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ ناراض رہے اور اس سے قطع تعلق رکھے۔" (بخاری کتاب الادب)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک جدید کا چوتھا اہم مطالبہ

نوجوان ۔۔ اور ۔۔ وقفِ زندگی

محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل

اللہ تعالیٰ ہمارا خالق و مالک ہے سب کچھ اسی کی عطا ہے۔ جب سب چیزیں خدا کی امانت ہیں تو انسان کا فرض ہے کہ اس امانت کو مالک حقیقی کے حکم کے مطابق تصرف میں لائے۔

زندگی کے اوقات بھی اللہ تعالیٰ ہی دیتا ہے۔ صحت و عافیت بھی اسی کی دین ہے۔ انسان ایک محدود عرصہ کے لئے اس دنیا میں بھیجا جاتا ہے۔ انسانی زندگی تین بڑے مراحل میں منقسم ہوتی ہے۔ بچپن۔ جوانی اور بڑھاپا۔ بچپن تو نشوونما میں گزر جاتا ہے اور بڑھاپے کے وقت بالعموم انسان عملی جامہ نہیں پہنا سکتا اس کے قویٰ مضمحل ہو جاتے ہیں اور کام کرنے کی طاقت کمزور ہو جاتی ہے۔ اب رہ گیا حقیقی اور پورا کام کرنے کا اصل زمانہ نوجوانی کی عمر ہے۔ جب کہ قویٰ میں طاقت ہوتی ہے اور انسان جفاکشی اور ہمت سے اپنے فرائض کو سرانجام دے سکتا ہے اسی بناء پر عام طور پر جوانی کو زندگی کا بہترین حصہ قرار دیا جاتا ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلام اور مسلمانوں کی حالت پژمردہ ہو کر فرمایا تھا ؎

بیکسے شد دینِ احمدؐ ہیچ خویش و یار نیست
ہر کسے در کارِ خود با دینِ احمد کار نیست

اسلام کی اس بے کسی کے مداوا کے لئے آپ نے امت کے نوجوانوں، اولوالعزم نوجوانوں کو دعوت دی اور فرمایا ؎

بجوشید اے جواناں تا بدین قوت شود پیدا
بہار و رونق اندر روضۂ ملت شود پیدا

جن لوگوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آواز پر لبیک کہہ کر خدمت اسلام کے لئے تن من دھن کی قربانی کرنے کے لئے آگے بڑھے اور انہوں نے عملاً ایسا کر دکھایا جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

زندگی انسان کے اختیار میں نہیں ہے محض اللہ تعالیٰ کے قبضۂ قدرت میں ہے وہ جب چاہے انسان کی زندگی کو ختم کر سکتا ہے۔ انسان کا یہی کام ہے کہ وہ اپنے جملہ اوقات کو اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے حصول کے لئے خرچ کرے اور اپنی ساری زندگی اسکی مرضی کے تابع گزارے۔ وقف زندگی کی یہی روح ہے

اللہ تعالیٰ نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے کہلوایا ہے کہ میری نمازیں میری قربانیاں میری زندگی اور میری موت سب خدا کے لئے ہیں اسی کے حکم کے مطابق سب لمحات بسر کر رہا ہوں۔

سب مسلمانوں کو حکم ہے کہ وہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو اسوۂ حسنہ قرار دیں اور آپ کے نقش قدم پر چلیں اسلئے ہم سب کا فرض ہے کہ اپنی زندگی کو اللہ تعالیٰ کے لئے ہی گزاریں۔

اس زمانہ میں اشاعت اسلام کے اس دور میں ایسے ہونہار حوصلہ مند اور ذہین نوجوانوں کی اشد ضرورت ہے جو اپنے سارے اوقات راہ خدا میں اشاعت دین کے لئے وقف کرنے والے ہوں۔ یوں تو ہر مسلمان مبلغ ہے مگر یہ ایسے خاص لوگوں کی جماعت ہے جو ہمہ وقت اس کام کے لئے مخصوص ہوں اور اشاعت دین کا جذبہ ان کے تمام حواس اور قویٰ پر حاوی ہو ایسے لوگ ہی دین کے پورے خادم اور اسلام کے لئے واقف زندگی ہوتے ہیں آج ایسے نوجوانوں کی اسلام و احمدیت کو ضرورت ہے پس اے نوجوانو! اے عزیزو! اٹھو اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد پر ہمہ تن دین کی خدمت کو اپنا شعار بناؤ۔ وقف زندگی کرو اور اس زمانہ میں جو روحانی مائدہ بے حساب بٹ رہا ہے اس سے حصہ وافر حاصل کرو اور اس ابدی زندگی کو پاؤ جس کی بشارت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے ان الفاظ میں دی ہے فرمایا

"اگر کوئی نجات چاہتا ہے اور حیات طیبہ یا ابدی زندگی کا طلب گار ہے تو وہ اللہ کے لئے اپنی زندگی وقف کرے اور ہر ایک اس کوشش اور فکر میں لگ جائے کہ وہ اس درجہ اور مرتبہ کو حاصل کرے کہ کہہ سکے کہ میری زندگی، میری موت، میری قربانیاں میری نمازیں اللہ ہی کے لئے ہیں۔"

(ملفوظات جلد دوم)

پس مبارک ہیں وہ نوجوان جو خدمت دین کے لئے زندگی وقف کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی عمروں میں برکت دے گا مبارکباد کے مستحق ہیں وہ ماں باپ جو اپنے بچوں کو اس آسمانی کامیابی کی راہ پر ڈالتے ہیں اور اس میں کامیاب ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق بخشے۔ آمین

یوم مصلح موعودؓ

شبِ تاریک کی ظلمات ہوا ہو جائیں
وہ جو پابندِ سلاسل ہیں رہا ہو جائیں

صبح کو صبحِ طربناک کی صورت آئے
قلبِ مضطر سے جو وعدے ہیں وفا ہو جائیں

اک صدا فرش سے تا عرش فضا میں گونجے
دھڑکنیں تک بھی مرے دل کی دعا ہو جائیں

نور ہی نور ہے اور نورِ خدا کا مظہر
رحمتِ حق سے دھندلکے بھی ضیاء ہو جائیں

قدرت و قربت و عظمت کے نشانِ ذیشاں
یہ نشاں وہ ہیں کہ دل ان پہ فدا ہو جائیں

اس اولوالعزم سے قوموں کو ملی ہے برکت
کیوں نہ لوگ اس کے لئے محوِ دعا ہو جائیں

مظہرِ اوّل و آخر کی مسیحائی سے
مرگ سے چھوٹ کے مرہونِ بقا ہو جائیں

ناصر و فاتحِ دیں اور بشیرِ ثانی
فتح و نصرت کی بشارت کی صدا ہو جائیں

حسن و احسان میں مسیحائے زماں کی مانند
بے نوایانِ محبت کی نوا ہو جائیں

بار ادا اس طرح سے الفاظ میں ڈھلتی ہے نسیم
خود بخود آج دعا دل سے نکلتی ہے نسیم

(نسیم سیفی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب رضی اللہ عنہ کے متعلق ایک واقعہ

محترم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب ایم اے

اس زمانے میں جب کہ خاکسار تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں پڑھتا تھا جلسہ سالانہ کی ایک تقریر میں سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض رؤیا اور کشوف ایسے ہیں جو پورے ہو چکے ہیں لیکن عام احباب کو ان کا علم نہیں اور ان میں سے ایک یہ ہے ۲۰ راکتوبر ۱۸۹۹ء کو حضور علیہ السلام کو یہ رؤیا دکھایا گیا کہ:۔

"ایک لڑکا ہے جس کا نام عزیز ہے اور اس کے باپ کے نام کے سر پر سلطان کا لفظ ہے وہ لڑکا پکڑ کر میرے پاس لایا گیا اور میرے سامنے بٹھایا گیا میں نے دیکھا کہ وہ ایک پتلا سا لڑکا گورے رنگ کا ہے۔"

(تریاق القلوب ضمیمہ)

یہ رؤیا سنا کر حضرت مصلح موعودؓ نے حاضرین جلسہ سے فرمایا کہ وہ لڑکا جس کا اس رؤیا میں ذکر ہے اس وقت میرے پہلو میں کھڑا ہے۔ یہ حضرت مرزا سلطان احمد صاحب مرحوم کے بیٹے مرزا عزیز احمد صاحب ہیں۔ چنانچہ اس وقت حضرت مرزا عزیز احمد صاحب حضرت مصلح موعودؓ کے پہلو میں کھڑے تھے اور حاضرین جلسہ نے انہیں دیکھا سو اس رؤیا کے مطابق قریباً سات سال بعد حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت سے مشرف ہوئے۔ اس موقعہ سے متعلق استاذی المکرم حضرت مولوی محمد الدین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ نے یہ روایت بیان فرمائی ہے کہ جس وقت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحبؓ کی بیعت ہوئی اس وقت حضرت مولوی صاحب موصوف بھی مسجد مبارک قادیان میں موجود تھے اور جہاں تک آپ کو یاد پڑتا ہے حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میاں صاحب کو پکڑ کر آگے کر دیا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں پیش کیا اس طرح رؤیا کے یہ الفاظ بھی پورے ہوئے کہ

"وہ لڑکا پکڑ کر میرے پاس لایا گیا اور میرے سامنے بٹھایا گیا۔"

حضرت صاحبزادہ صاحب مرحوم و مغفور رضی اللہ عنہ کی بیعت پر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام بہت ہی خوش ہوئے چنانچہ تاریخ احمدیت جلد سوم صفحہ ۲۸۵ میں مندرج ہے کہ

"حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ان کی بیعت کا پیغام لے کر حضور کی خدمت میں گئے تھے اور حضور نے اس پر بہت خوشی کا اظہار فرمایا اور غالباً دوسرے ہی روز اپنے گھر میں ان کی دعوت کی جس میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب اور حضرت میر محمد اسحاق صاحبؓ بھی شامل تھے۔

حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحبؓ کا بیان ہے "ہم تخت بچھے ہوئے تھے۔ اُن پر ایک چاندنی بچھی ہوئی تھی۔ ہم نے وہاں کھانا کھایا حضرت ام المومنین کھانا لا لا کر دے رہی تھیں اور حضرت صاحب پاس ہی ٹہل رہے تھے اور جہاں تک مجھے یاد ہے نہایت خوش نظر آتے تھے یقین سے تو نہیں کہہ سکتا مگر کچھ یاد پڑتا ہے کہ حضرت اقدس نے میری طرف اشارہ کر کے حضرت خلیفہ ثانی سے کہا "محمود یہ تمہارا بھتیجا ہے۔"

حضرت صاحبزادہ صاحب مرحوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ لاریب اللہ تعالیٰ کے نشانوں میں سے ایک نشان تھے۔

اللہ تعالیٰ انہیں اپنے مقدس دادا (علیہ السلام) اور نیز آپ کے آقا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں اعلیٰ علیین میں اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ اور ان کی اولاد کو اور ہم سب کو ان کی حسنات کا وارث بنائے۔ آمین

جو بادہ کش تھے پرانے وہ اٹھتے جاتے ہیں
کہیں سے آب بقائے دوام لا ساقی

موصی صاحبان اور تعلیم قرآن

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جاری کی ہوئی بابرکت تحریکوں میں سے قرآن مجید پڑھنے پڑھانے کی تحریک بنیادی اہمیت رکھتی ہے۔ امام وقت ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اس غرض کے لئے خاص جذبہ اور امنگ رکھتے ہیں اور اسی غرض سے آپ نے ان خوش قسمت احمدیوں کو جنہیں وصیت کرنے کی سعادت حاصل ہے بطور خاص اس طرف توجہ دلائی تھی اور ان کی یہ ذمہ داری قرار دی تھی کہ وہ جماعت کے ہر فرد کو قرآن مجید پڑھانے کے لئے کوشاں رہیں۔ آپ نے اپنے ایک حالیہ خطبہ میں بھی بطور یاددہانی ارشاد فرمایا ہے کہ:۔

"میں نے قریباً سات سال قبل موصیان کی ایک تنظیم کا اعلان کیا تھا اور کچھ ابتدائی کام ان کے ذمہ لگائے گئے تھے۔ چنانچہ میرا خیال تھا کہ بعد میں اجتماعی طور پر کچھ اور کام بھی ان کے ذمہ لگائے جائیں گے۔ لیکن چونکہ ان کی جو ابتدائی ذمہ داریاں تھیں وہ ایک خاص معیار تک نہیں پہنچیں اس لئے وہ ذمہ داریاں جن کے متعلق میرا یہ خیال تھا کہ دوسرے مرحلہ پر ان کو بتائی جائیں گی اور وہ ان ذمہ داریوں کو بھی اجتماعی رنگ میں نباہنے کی کوشش کریں گے۔ اس کے متعلق میں نے خاموشی اختیار کی

جہاں تک موصیان کے لئے ابتدائی کام کرنے کا سوال تھا۔ میں نے یہ کام ان کے ذمہ لگایا تھا کہ تمہارے گھر میں بڑا ہو یا چھوٹا۔ مرد ہو یا عورت کوئی بھی رہتا ہے جو قرآن کریم پڑھنے کی عمر کو پہنچا ہوا ہو لیکن قرآن کریم پڑھ نہ سکتا ہو۔ یا ترجمہ پڑھنے کی عمر کو پہنچا ہوا ہو مگر ترجمہ نہ جانتا ہو۔ یا عام روزمرہ زندگی سے تعلق رکھنے والی تفسیر قرآن کا انہیں علم نہ ہو ...... مگر سات سال ہونے کو ہیں ابھی تک اس سلسلہ میں کوئی ٹھوس اور نمایاں کام نظر نہیں آیا۔"

(الفضل ۱۴ تبلیغ ۱۳۵۲ہش)

موصی صاحبان کی خدمت میں گذارش ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی تعمیل میں پوری تندہی سے کوشش فرمائیں اور اپنے کام کی باقاعدہ رپورٹ بھی بھجواتے رہیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن)

قائدین خدام الاحمدیہ سے ایک سوال

کیا آپ ماہ دسمبر کی کارگذاری کی رپورٹ مرکز میں ارسال کر چکے ہیں؟ اگر نہیں تو فوری طور پر یہ رپورٹ بھجوائیں نیز آئندہ ہر ماہ اس امر کی پابندی فرمائیں کہ آپ کی رپورٹ مرکز میں ۵ تاریخ تک پہنچ جائے۔

معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے چھوٹے بھائی عابد محمود واقف متعلم لاہور کی ایک آنکھ کا اپریشن گذشتہ ماہ ہوا لیکن وہ کامیاب نہیں ہوا چند روز میں دوبارہ اپریشن ہوگا احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس اپریشن کو کامیاب کرے آمین۔

(ملک خالد محمود جامعہ احمدیہ ربوہ)

۲۔ میرے والد صاحب کافی عرصہ سے بیمار ہیں اور اس وقت وکٹوریہ ہسپتال بہاولپور میں زیر علاج ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد صحتیاب کرے۔

(حمید احمد دار النصر شرقی ربوہ)

۳۔ مکرم میاں اکبر علی صاحب جو کہ کافی عرصہ سے بیمار ہیں گو پہلے سے کچھ افاقہ ہے تاہم احباب ان کی کامل صحت کے لئے دعا فرما دیں۔

۴۔ میری والدہ کریم بی بی عرصہ دو سال سے بیمار ہیں کبھی کبھی کچھ تکلیف میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ احباب جماعت ان کی کامل صحت کے لئے دعا فرماویں (خاکسار فضل الدین [illegible] ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

(۲)

مسل نمبر ۲۱۰۱۲

میں حنیف احمد محمود ولد چوہدری نذیر احمد سیالکوٹی قوم راجپوت پیشہ تعلیم عمر ۱۸ سال بعیت پیدائشی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳ ۹/۲/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت دس روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: حنیف احمد محمود۔ بیت الحبیب
دارالصدر جنوبی۔ ربوہ

گواہ شد: نور الحق انور پروفیسر جامعہ احمدیہ ربوہ
گواہ شد: نذیر احمد ولد حبیب اللہ صاحب مرحوم
دارالصدر جنوبی۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۱۰۱۳

میں ایم اے لطیف شاہد ولد میاں فضل الرحمن صاحب قوم قریشی پیشہ ملازمت عمر ۳۲ سال بعیت پیدائشی ساکن سرگودھا ضلع سرگودھا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۲/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو ۲۸۰ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: ایم اے لطیف شاہد محبوب کالونی چوک
گل والا۔ سرگودھا

گواہ شد: فضل الرحمن امیر جماعت احمدیہ بھیرہ والد موصی
گواہ شد: محمود مجیب اصغر وصیت ۱۷۹۶۳
چوہڑ منڈی۔ بھیرہ۔

مسل نمبر ۲۱۰۱۴

میں محبوب احمد ادریس لقاپوری ولد محمد اسمٰعیل صاحب لقاپوری۔ قوم جالب کھوکھر پیشہ طالب علم عمر ۲۰ سال بعیت پیدائشی احمدی ساکن ۴۔۱۰۶ اے سینا لائنز کراچی ضلع کراچی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲ ۹/۲/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۱۰/- روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ محبوب احمد ادریس لقاپوری
۱۰۶/۴ اے سینا لائنز کراچی

گواہ شد: بشارت احمد ولد نور محمد صاحب
2/25 ٹی P.E.C.H.S کراچی ۲۹۔
گواہ شد: نصیر احمد شیخ ولد شیخ منیر احمد 2/27 ۵
P.E.C.H.S کراچی ۲۹۔

مسل نمبر ۲۱۰۱۵

میں امۃ الکریم نزہت بنت حافظ بشیر الدین عبید اللہ صاحب قوم بلوچ پیشہ طالب علمی عمر ۲۰ سال بعیت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰ ۹/۲/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔
بالیاں ایک جوڑی وزنی قریباً ۵ ماشے مالیتی ۱۰۰ روپیہ۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے منظور فرمائی جائے۔

الاصغہ: امۃ الکریم نزہت محلہ دارالصدر
جنوبی ربوہ۔ جھنگ۔

گواہ شد: بشیر الدین عبید اللہ سابق مبلغ ماریشس و مشرقی افریقہ
گواہ شد: منیر الدین عبید اللہ ربوہ

مسل نمبر ۲۱۰۱۶

میں غلام مصطفیٰ ملک ولد ملک غلام حیدر صاحب قوم اعوان پیشہ ملازمت عمر ۳۸ سال بعیت پیدائشی ساکن ۳۰۱ الف رحمان پورہ ضلع لاہور۔

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱ ۴/۲/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۴۰۰/- روپیہ ہے۔

میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: غلام مصطفیٰ ملک ۳۰۱ رحمان پورہ لاہور
گواہ شد: ملک عبد القادر سیکرٹری مال و صدر مجلس موصیان حلقہ رحمان پورہ لاہور
گواہ شد: تسنیم ظفر سیکرٹری اصلاح و ارشاد حلقہ رحمان پورہ لاہور۔

دعائے مغفرت

خاکسار کی اہلیہ زینب بی بی صاحبہ ۱۲ جنوری کو بعمر ۵۲ سال وفات پاگئی ہیں
انا للہ و انا الیہ راجعون
احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین
شاہ محمد سنگی چک ۹۶ گ ب ضلع لائلپور

(۲)

میرا اکلوتا بیٹا آٹھ دن بیمار رہ کر ۲۶ جنوری کو فوت ہوگیا ہے۔
انا للہ و انا الیہ راجعون۔
احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور ہمیں صبر جمیل کی توفیق بخشے آمین
(علی احمد معلم جماعت احمدیہ
لال کرتی ضلع شیخوپورہ)

تریاق سلیمانی
سب سے مزیدار اور فائدہ بخش ہے
چھوٹے بڑے شوق سے کھاتے ہیں
پیٹ کی تکلیف میں
تریاق سلیمانی کھائیے
بدہضمی سے نجات پائیے
المنار دواخانہ۔ ربوہ

ماہنامہ الفرقان فروری ۱۹۷۳ء کے متعلق ضروری اطلاع

فروری ۷۳ء کا رسالہ حسب دستور تاریخ پر ۱۵ فروری کو جملہ خریداران کے نام بذریعہ ڈاک روانہ کردیا گیا ہے جن کا چندہ ختم ہے ان کے نام وی پی کردیا گیا ہے۔

یہ ایک خاص رسالہ ہے۔ متعدد دلچسپ نظموں، البیان اور درس الحدیث کے علاوہ غلبۂ اسلام کی آسمانی سکیم اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہندوستان آنے کے بارے میں تحقیقی مقالے نیز تاریخی فوٹو بھی شامل اشاعت ہیں۔ تیرہویں صدی کے مشہور صوفی الحکیم الترمذی کا ایک جدید حوالہ ختم نبوت کے معنوں کے لئے پہلی مرتبہ بطور اداریہ شائع ہوا ہے جو قابل دید ہے۔ رسالہ کا سالانہ چندہ آٹھ روپے ہے۔ ایک رسالہ کی قیمت اسی پیسے ہے۔

(مینیجر الفرقان ربوہ)

یہ رستم کس کی ہے۔

خاکسار کو ریلوے لائن اور ہوسٹل جامعہ احمدیہ کے درمیان سے کچھ رستم گری پڑی ملی ہے جس صاحب کی یہ رستم ہو نشانی بتا کر حاصل کرلیں۔ (مبارک احمد طاہر انچارج تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

پتہ درکار ہے

سید بشیر احمد صاحب موصی ۱۱۴۸۸ ولد بادشاہ صاحب نے اپنی وصیت جلال دین ڈاک خانہ کروڑ لیکا ضلع ملتان سے ۱۹۵۴ء میں کرائی تھی بعد میں مری ہل میں مقیم رہے ہیں اگر کسی دوست کو ان کا موجودہ پتہ معلوم ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ میں اطلاع دے کر ممنون فرمائیں
(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

درخواست دعا

خاکسار کے والد صاحب چوہدری دین محمد سنگی سیکھنہ بیمار ہیں احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو کامل و عاجل شفاء عطا فرمائے (عبد الغفور دار الصدر غربی ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

لندن ۲۱ فروری۔ چار مسلح نقاب پوشوں نے کل لندن میں ہندوستان کے ہائی کمشنر کے دفتر میں اچانک گھس کر بھارتی ہائی کمیشن کی عمارت پر قبضہ کر لیا۔ لندن پولیس نے دفتر کی عمارت کو فوراً گھیرے میں لے لیا تھوڑی دیر بعد پولیس کے نشانہ باز موقع پر پہنچ گئے۔ اور مسلح نقاب پوشوں پر فائرنگ شروع کر دی۔ فائرنگ کے تبادلہ میں دو نقاب پوش جاں بحق ہو گئے اور ایک نقاب پوش شدید زخمی ہو گیا۔ چوتھا آدمی فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا زخمی نقاب پوش کو گرفتار کر کے نواحی تھانہ میں پہنچا دیا گیا۔ سرکاری طور پر بتایا گیا ہے کہ حملہ آور ایشیائی تھے۔ لیکن یہ نہیں بتایا گیا کہ ان کا تعلق کس ملک سے تھا۔ یہ بھی نہیں بتایا گیا کہ حملہ آوروں نے کس مقصد کے لئے یہ کارروائی کی۔

پیکنگ ۲۱ فروری۔ وزیر اعظم چو این لائی نے کہا ہے کہ چین پاکستان کو غیر ملکی جارحیت کے خلاف اپنی آزادی برقرار رکھنے میں بھرپور مدد دے گا۔ انہوں نے کہا برصغیر جنوبی ایشیا میں حالات قطعی طور پر اطمینان بخش نہیں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ سلامتی کونسل کی قرار دادوں کے باوجود پاکستان کے ۹۳ ہزار جنگی قیدیوں کو ابھی تک رہا نہیں کیا گیا۔ وزیر اعظم چو این لائی نے کہا کہ جنوبی ایشیا میں بہت سی غیر ملکی طاقتیں تخریبی کارروائیوں میں مشغول ہیں جن سے پاکستان کی سالمیت اور برصغیر جنوبی ایشیا میں امن کو خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ چین اور پاکستان گہرے دوست ہیں۔

کراچی ۲۱ فروری۔ بلوچستان کے گورنر نواب اکبر بگٹی نے کہا ہے کہ بلوچستان میں نیشنل عوامی پارٹی کی تحلیل کے بغیر نئی صوبائی حکومت قائم کرنا ممکن ہے۔ اخبار نویسوں سے بات چیت کرتے ہوئے نواب اکبر بگٹی نے مزید کہا کہ بلوچستان کے متعدد علاقوں میں گوریلا تنظیمیں بعض غیر ملکی ماہرین اور پاکستان کے دوسرے صوبوں سے تعلق رکھنے والے افراد کی نگرانی میں کام کر رہی ہیں۔

لاہور ۲۱ فروری۔ پنجاب لینڈ کمیشن نے مزارعین اور چھوٹے کاشتکاروں سے زمین الاٹمنٹ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔ اس سلسلہ میں کل ایک سرکاری اعلان جاری کیا گیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ ایسے مزارعین جن کے نام کاغذات مال میں ربیع ۱۹۷۲ء تک جاگیرداروں کا اندراج ہو اور ایسے چھوٹے کاشتکار جن کی اپنی ملکیت گزارہ یونٹ سے کم ہو ۲۸ فروری ۱۹۷۳ء تک متعلقہ تحصیلدار کے نام ایل آر اے ۱۱ پر درخواستیں بھیج دیں۔ فارم ایل آر اے ۱۱ تمام تحصیل ہیڈکوارٹرز سے دستیاب ہیں۔

پیکنگ ۲۱ فروری۔ مغربی ممالک کے سفارتی نمائندے صدر نکسن کے مشیر ڈاکٹر ہنری کسنجر کے حالیہ دورہ چین کو بڑی اہمیت دے رہے ہیں۔ ان کے خیال کے مطابق ڈاکٹر کسنجر کی چیئرمین ماؤ سے ملاقات کو ٹیلیویژن پر دکھایا جانا غیر معمولی واقعہ ہے۔

یوم مصلح موعود کی تقریب پر جلسہ کی روداد (بقیہ صفحہ ۱)

آپ کی تقریر کے بعد محترم نسیم سیفی صاحب نے اپنا منظوم کلام حضرت مصلح موعودؓ کی یاد میں پڑھ کر سنایا جس کے بعد محترم شیخ مبارک احمد صاحب نے پیشگوئی کی روشنی میں حضرت مصلح الموعود کے کارنامے کے موضوع پر تقریر شروع فرمائی۔ آپ نے بتایا کہ حضرت المصلح الموعود کے ذریعہ جماعت کو ہر لحاظ سے استحکام نصیب ہوا۔ تعداد کے لحاظ سے بھی اور اخلاص اور قربانیوں کے لحاظ سے بھی۔ جو فتنے آپ کے عہد میں رونما ہوئے آپ نے ان کا کامیابی سے مقابلہ کیا اور قبل از وقت ان کی ناکامی کی اور اپنی کامیابی کی بشارت دی جو کہ حیرت انگیز رنگ میں پوری ہوئی۔ علوم ظاہری و باطنی سے واقعی اللہ تعالیٰ نے آپ کو پُر کیا آپ نے قرآن پاک کی جو پُر معارف اور بے نظیر تفسیر فرمائی وہ کم و بیش آٹھ دس ہزار صفحات پر مشتمل ہے سینکڑوں کی تعداد میں اہم دینی مسائل پر بے نظیر کتب تصنیف فرمائیں اور مختلف ممالک میں مساجد تعمیر کرائیں۔ غرض آپ کی تمام مقدس زندگی اہم دینی اور علمی کارناموں کی سرانجام دہی کے لئے وقف رہی۔

آپ کی تقریر کے بعد جامعہ احمدیہ کے ایک اور طالب علم مکرم محمد ذکریا صاحب نے اپنی تقریر میں اس امر پر روشنی ڈالی کہ حضرت مصلح موعود کے بابرکت دور میں کلام اللہ (قرآن مجید) کا مرتبہ دنیا پر ظاہر ہوا اور آپ کی بیان فرمودہ تفسیر القرآن میں جو خصوصیات پائی جاتی ہیں آپ نے ان کا بھی ذکر کیا اور بتایا کہ جن غیر از جماعت اہل علم اصحاب نے ان کا مطالعہ کیا ان پر اس کا گہرا اثر ہوا اور انہوں نے حضور کے علوم قرآنی کا اعتراف کیا۔

آپ کی تقریر کے بعد مکرم سید محمود ادریس صاحب عظیم آبادی نے اپنی نظم پڑھی جس کے بعد محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے تقریر فرمائی۔ آپ نے پیشگوئی مصلح موعود کے متعلق غیر مبائعین کے موقف کا ذکر کیا اور بتایا کہ ان لوگوں نے پیشگوئی کے محکم حصوں کو چھوڑ کر متشابہ حصوں پر اپنے موقف کی بنیاد رکھی ہے اور پھر بار بار اس میں تبدیلی کرتے رہے ہیں۔ آپ نے بتایا کہ پیشگوئی کے محکم حصے کون سے ہیں اور کس طرح وہ لفظاً لفظاً پورے ہوئے۔ اور متشابہ حصے بھی ان کے عین مطابق پورے ہو کر ایمان میں زیادتی کا موجب بنے۔

محترم قاضی صاحب کی تقریر کے بعد مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نے اپنی ایک نظم پڑھی جو حضرت مصلح موعودؓ کے حضور نذرانہ عقیدت پر مشتمل تھی۔

آخر میں صدر مجلس محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب نے خطاب فرمایا آپ نے فرمایا کہ کسی کا دن منانے کی رسم ہم میں نہیں ہے آج کا یہ اجتماع دراصل خدا تعالیٰ کے اس احسان کی یاد میں منایا جا رہا ہے جو دہریت کی زہریلی کچلیوں کو توڑنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایک عظیم الشان آسمانی نشان کے طور پر ظاہر فرمایا۔ یہ پیشگوئی ایک عظیم الشان نشان ہے جس سے اللہ تعالیٰ کی ہستی پر اور اس کی صفات پر زندہ یقین پیدا ہوتا ہے۔ دوسرا مقصد اس جلسہ کا یہ ہے کہ جس غرض و غایت سے مصلح موعود کا نشان اللہ تعالیٰ نے ظاہر کیا تھا وہ ہمارے ذہنوں میں اور قلوب میں تازہ رہے اور ہم اس کی حقیقی روح کو زندہ رکھیں۔

یہ پیشگوئی ہر احمدی کو یہ پیغام دیتی ہے کہ وہ کلام اللہ کے مرتبہ کو ظاہر کرنے اور اسلام کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے لئے اپنی تمام صلاحیتوں کو وقف کر دے یہ پیغام ہر وقت ہمارے سامنے رہنا چاہیئے۔ خدا کرے کہ ہم میں سے ہر ایک حقیقی معنوں میں عاشق قرآن بن جائے اور غلبہ اسلام کی جدوجہد کے لئے جن قربانیوں کی ضرورت ہے انہیں پیش کرتا چلا جائے۔

آخر میں صاحب صدر کی درخواست پر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے اجتماعی دعا کرائی۔ اور اس طرح یہ جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

نئی دہلی ۲۱ فروری۔ بھارت میں نئے امریکی سفیر ڈینئل پیٹرک موئنیہان اپنا عہدہ سنبھالنے کے لئے یہاں پہنچ گئے ہیں۔ انہوں نے ہوائی اڈے پر ایک بیان میں کہا کہ امریکہ اور بھارت کے تعلقات بہتر ہونے کے امکانات پیدا ہو گئے ہیں۔

یوم مصلح موعود کی تقریب پر لجنہ اماء اللہ ربوہ کا جلسہ

ربوہ ۲۱ تبلیغ۔ کل ۲۰ تبلیغ کو یوم مصلح موعود کی تقریب پر لجنہ اماء اللہ ربوہ کا جلسہ محترمہ صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ ربوہ کے زیر اہتمام چار بجے شام لجنہ ہال میں منعقد ہوا۔ صدارت کے فرائض حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی نے سرانجام دیئے۔ جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن پاک سے شروع ہوئی۔ جو کہ نجم النساء صاحبہ نے کی۔

محترمہ میمونہ صوفیہ صاحبہ، رضیہ درد صاحبہ، امۃ الرشید شوکت صاحبہ، شگفتہ اسلام صاحبہ، امۃ الرفیق طاہرہ صاحبہ اور مبارکہ نسیم صاحبہ نے پیشگوئی مصلح موعود کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر کیں۔ طاہرہ مبارکہ صاحبہ، نصرت جہاں صاحبہ، ممتازہ صاحبہ، صاحبزادی امۃ القدوس صاحبہ، امۃ الناصر نصرت صاحبہ، رضیہ درد صاحبہ اور امۃ الحی صاحبہ نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی یاد میں مختلف نظمیں پڑھیں۔ آخر میں حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا صدر جلسہ نے اس پیشگوئی کی اہمیت کو نئی نسلوں پر واضح کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ اور تربیت اولاد کی طرف توجہ دلائی۔ دعا پر یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ مقامی خواتین کثیر تعداد میں جلسہ میں شامل ہوئیں۔ (سیکرٹری اشاعت)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴